| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

Monthly **Ahl-e-Haq**

اداریہ

ساجد خان نقشبندی

وفاقی وزیر مذہبی امور کو شرم کرنی چاہئے۔۔۔۔!!!

قارئین کرام! یہ مہینہ ذی الحجہ کا مبارک مہینہ ہے جس وقت راقم الحروف یہ اداریہ لکھ رہا ہے اس وقت تک پاکستان کے تمام عازمین حج سعودی عرب پہنچ چکے ہیں۔ اہلحق میڈیا سروس ان تمام خوش نصیب افراد کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہے۔ یقیناً یہی وہ خوش نصیب افراد ہیں جن کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

''ایک عمرہ دوسرے عمرے تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور حج مبرور (جس میں کوئی گناہ نہ کئے ہوں) اس کی جزاء جنت ہی ہے۔ (صحیح بخاری، ج۱، ص۲۳۸)''۔

اس مہنگائی کے دور میں جہاں ہر چیز کی قیمت آسمانوں سے باتیں کر رہی ہیں حج پر جانے والے حضرات نے روکھی سوکھی کھا کر پیسہ پیسہ جوڑ کر حج کی سعادت حاصل کرنے کی کوشش کی مگر دوسری طرف انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ پاکستان کی وزارت مذہبی امور کے کرپٹ افسران نے اس مقدس سفر اور مذہبی فریضہ کو بھی کاروبار اور پیشہ سمجھ لیا اور وہ حاجی جو اللہ کے مہمان ہیں ان کو لوٹنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔

وفاقی مذہبی امور کے وزیر ''بریلوی غزالی دوراں'' احمد سعید کاظمی کے بیٹے'' حامد سعید کاظمی صاحب'' ہیں ان کی وزارت میں پچھلے سال بھی حج امور میں بڑے پیمانے پر کرپشن لوٹ کھسوٹ کا انکشاف ہوا تھا۔ اس سال بھی میڈیا پر یہ رپورٹس آنے لگیں کہ حج کے انتظامات میں بڑے پیمانے پر گھپلے کئے جا رہے ہیں چنانچہ ان رپورٹس کی تحقیقات کیلئے پارلیمنٹ کی ایک قائمہ کمیٹی ۱۲۰ افراد پر تشکیل دی گئی یہ کمیٹی 27 اگست کو جدہ پہنچی 28,29 اگست کو اس کمیٹی نے مکہ مکرمہ اور 30 اگست تا یکم ستمبر مدینہ منورہ میں حج انتظامات کا جائزہ لیا اور ایک تحقیقی رپورٹ وزیر اعظم کو پیش کی جس میں بڑے پیمانے پر حج انتظامات میں مالی بدعنوانیوں، بدانتظامی اور کرپشن کا انکشاف کیا گیا۔

Monthly **Ahl-e-Haq**

کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق وزارت حج کی طرف سے ڈی جی حج کو عازمین کیلئے مطلوبہ معیار کی رہائش گاہیں لینے کی ہدایات کی گئی تھیں:

(۱) کوئی بھی عمارت ایسی نہ ہو جس میں 200 سے کم افراد کی گنجائش ہو۔

(۲) مطلوبہ عمارت حرمین شریفین سے دو ہزار میٹر کے اندر اندر ہو۔

(۳) 8 سال سے زائد پرانی عمارت نہ لیجائے۔

(۴) یہ تمام عمارتیں گروپس کی شکل میں لیجائیں (ایک ہی مقام پر)

مگر ان ہدایات کے برعکس وزارت کی طرف سے حجاج کیلئے جو 87 عمارتیں لی گئیں ان میں سے 59 عمارتیں ایسی ہیں جن میں 200 سے کم افراد کی گنجائش ہے۔ بہت سی عمارتیں ایسی ہیں جو دو ہزار سے زائد مسافت پر ہیں، کم سے کم 15 عمارتیں ایسی ہیں جو 8 سال سے زیادہ پرانی ہیں اور یہ تمام عمارتیں گروپس کی شکل میں بھی نہیں بلکہ متفرقہ طور پر لی گئی ہیں۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے ان عمارتوں کا کرایہ پہلی قسط کے طور پر 15 فیصد دیا جاتا تھا جبکہ اس بار 30 سے 50 فیصد دیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق سعودی عرب میں حاصل کی گئی صرف دو عمارتیں ''نخبہ ۱، ''نخبہ ۲'' پر 26 لاکھ ریال کا کمیشن لیا گیا۔ جبکہ عمارتوں کے حصول میں فی حاجی کے حساب سے 500 سو سے لیکر 1100 سو ریال تک کا کمیشن کھایا گیا ہے۔

کمیٹی رپورٹ کے مطابق اس سال وزارت حج کی طرف سے ریکارڈ کرپشن کی گئی جس کا خمیازہ پاکستانی حجاج کو سعودی عرب پہنچ کر بھگتنا پڑا۔ پاکستانی عازمین کو سعودی عرب میں کس قدر دشواریوں کا سامنا ہے اس کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ خود سعودی عرب کے شاہی خاندان کے ایک معزز فرد ''شہزادہ بندر بن خالد'' نے سپریم کورٹ آف پاکستان کو ایک خط کے ذریعہ اس کرپشن سے آگاہ کیا اور فوری اقدامات کا مطالبہ کیا۔ شہزادے نے اپنے خط میں واضح کیا کہ ان کی کمپنی نے حرم کے اردگرد ۲ کلومیٹر کے علاقے میں 35 ہزار

Monthly **Ahl-e-Haq**

عازمین کیلئے 3350 ریال کے حساب سے عمارتوں کی پیش کش کی مگر پاکستان کی وزارت حج نے اس پیش کش کو ٹھکرا دیا اور حرم سے تین کلومیٹر سے بھی زائد مسافت پر جہاں مارکیٹ ریٹ 1500 ریال ہے پاکستانی حکام نے یہ عمارتیں 3600 ریال کے حساب سے حاصل کیں سعودی شہزادے کے مطابق ان کی کمپنی انہی عمارتوں کو مارکیٹ ریٹ میں بھی دینے کیلئے تیار تھی مگر پاکستانی وزارت اس کیلئے بھی تیار نہ ہوئی اور من پسند افراد کی جیبیں گرم کر کے کروڑوں روپوں کا کمیشن کھایا۔(روزنامہ جنگ،۴نومبر۲۰۱۰)

سپریم کوڑت نے خط پر فورا ایکشن لیتے ہوئے وزارت مذہبی امور سے جواب طلب کرلیا ہے۔مگر وزارت نے اپنی کرپشن پر پردہ ڈالنے کیلئے اس خط کو جعلی قرار دے دیا مگر دوسری طرف سعودی عرب میں تعینات پاکستانی سفیر ''عمر خان علی شیرزئی'' نے خط کی تصدیق کی ہے اور کہا ہے کہ یہ خط اصلی ہے اور شاہی خاندان ہی کی طرف سے لکھا گیا ہے۔(روزنامہ جنگ،۱۱نومبر،۲۰۱۰)

پارلیمانی کمیٹی کی تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق ڈائریکٹر حج نے صرف رہائشی عمارتیں حاصل کرنے کی مد میں ایک ارب روپے کی بدعنوانی کی۔(روزنامہ امت،۴نومبر۲۰۱۰)وزارت مذہبی امور کے ان کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے تین سال سے سعودی عرب میں معلم کے فرائض انجام دینے والے عالم دین مولانا عبدالصمد جو عربی ،فارسی،برمی انگریزی زبانوں پر مکمل عبور رکھتے ہیں کا کہنا ہے کہ پاکستانی وزارت حج دنیا کی وہ واحد وزارت ہے جو ہر کام میں کمیشن مانگتی ہے۔(روزنامہ امت،۴نومبر۲۰۱۰)پارلیمانی کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں مالی بدعنوانی کا ذمہ دار ڈائریکٹر حج راؤ شکیل احمد کو قرار دیا ہے اور ان کے معطّلی کی سفارش کی ہے جبکہ موصوف زمینوں کے ناجائز الاٹمنٹ میں ملوث رہ چکے ہیں جبکہ ان کا نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں بھی تھا۔مگر ان کی خوبی یہ ہے کہ موصوف وفاقی مذہبی امور حامد سعید کاظمی کے قریبی دوست ہیں(امت،۲۵ستمبر۲۰۱۰)۔

وزارت حج نے عمارتوں کے حصول کیلئے احمد فیض نامی شخص کو ایجنٹ مقرر کیا جو سعودی عرب میں غیر قانونی طور پر مقیم ہیں اور انھیں سعودی پولیس نے گرفتار بھی کیا تھا مگر وزارت حج کی مداخلت پر انھیں رہا کر دیا گیا جبکہ

Monthly **Ahl-e-Haq**

موصوف جعلی شناختی کارڈز اور پاسپورٹز بنانے کے بھی مجرم ہیں دیگر افراد کی طرح اس نے بھی لاکھوں کا کمیشن کھایا۔

قارئین کرام! غور فرمائیں یہ اس ملک کی مذہبی وزارت کا حال ہے جو خود کو اسلام کا قلعہ باور کرتا ہے اور جس کے مذہبی وزیر اس بات کے دعوے دار ہیں کہ میرا تعلق سواد اعظم مسلک اہلسنت سے ہے میرے والد تو وقت کے غزالی اور رازی تھے، جبکہ دوسری طرف ایک غیر مسلم ملک ہندوستان کا حال بھی دیکھ لیں:

بھارتی حجاج عزیزیہ رہائش گاہ کیلئے (جس میں ٹرانسپورٹیشن) بھی شامل ہے 2300 سعودی ریال ادا کرتے ہیں جبکہ پاکستانی حجاج سے 2900 سے لیکر 3200 ریال اس علاقے میں رہائش کیلئے وصول کئے جاتے ہیں۔ اس علاقے سے ایک ہزار میٹر پر واقعہ رہائش کیلئے بھارتی حجاج 2800 سعودی ریال ادا کرتے ہیں جبکہ پاکستانی حجاج سے اس علاقے میں رہائش کیلئے بھی 2900 سے لیکر 3200 ریال وصول کئے جاتے ہیں۔ کوئی بھارتی حاجی ایسی خراب رہائش گاہ میں نہیں رہتا جس کیلئے پاکستانی حجاج 2900 سے لیکر 2950 سعودی ریال ادا کرتے ہیں (جس کا اگر موازنہ کیا جائے تو قیمت دو ہزار سعودی ریال سے زیادہ نہیں بنتی) کسی پاکستانی حجاج کو حکومتی سکیم کے تحت ایک ہزار میٹر کے علاقے کے اندر رہائش گاہ فراہم نہیں کی جاتی جبکہ بھارتی حج کمیٹی کے پاس اس رینج کی متعدد عمارتیں موجود ہیں (جو حرم سے دو سے تین میٹر کے فاصلے پر ہیں) جن کیلئے فی حاجی 3500 سعودی ریال وصول کئے جاتے ہیں (روزنامہ جنگ، ۱۴ نومبر ۲۰۱۰)

یہ اعداد و شمار یقیناً ایک پاکستانی کیلئے شرم کا باعث ہیں وفاقی مذہبی امور حامد سعید کاظمی بریلوی کو ذرا بھی خدا کا خوف نہیں۔۔؟؟ پاکستانی حکومت کی تنخواہوں۔۔ مریدوں کے نذرانوں۔۔ مردے کے تیجے چالیسوں پر بھی ان کی توند نہیں بھری جواب حاجیوں کو لوٹنے میں مصروف ہوگئے۔۔۔؟؟؟

قارئین کرام یہ تو وہ حقائق تھے جس میں واضح کیا گیا کہ بریلوی فرقے کے کرتا دھرتاؤں نے کس طرح اپنی دنیا سنوارنے کیلئے خدا خوفی سے بے نیاز ہو کر اللہ کے مہمانوں کو لوٹا اب ذرا ان بریلویوں کی حقیقت بھی دیکھ

Monthly **Ahl-e-Haq**

لیں جو ''پرائیویٹ ٹور آپریٹرز'' ہیں۔''الفرقان ٹریول ایجنسی'' ایک بریلوی ٹی وی چینل ''QTV'' کے مفتی اکمل مدنی کا ہے جو اس چینل کا ایک معروف پروگرام پیش کرتے ہیں جس میں عوام کو شریعت کے احکام اور ان کے مسائل بتائے جاتے ہیں اس ایجنسی نے حاجیوں کے کروڑوں روپے کھالئے حاجیوں سے پانچ کروڑ روپے وصول کرنے کے بعد بھی ان کو حج سے محروم کردیا ایجنسی کی طرف سے آخری وقت تک فریقین کو یقین دہانی کرائی جاتی رہے کہ آپ کا ویزا آپ کو مل جائے گا مگر عین ٹائم پر ان 123 درخواست گزاروں کو ویزا دینے سے انکار کردیا گیا اور یہ بدنصیب ان بریلوی حضرات کی ملی بھگت سے حج کی سعادت سے محروم ہوگئے۔مفتی اکمل صاحب نے سارا ملبہ وزارت مذہبی امور پر ڈالا مگر حقیقت یہ ہے کہ سعودی حکومت نے پاکستانی وزارت کو 4500 فارم مفت حج کروانے کیلئے دیئے مگر پاکستانی وزارت کے کرپٹ افسران نے یہ فارم 20 ہزار سے 80 ہزار روپے میں ٹور آپریٹرز کو فروخت کردیئے جبکہ ان آپریٹرز نے خصوصی ٹور کا تاثر دے کر یہ فارم تین لاکھ روپے فی حاجی کے حساب سے فروخت کیئے جب سعودی حکومت کو اس کا علم ہوا تو ان تمام فارمز کو منسوخ کردیا جس کی وجہ سے یہ درخواست گزار حج سے محروم ہوگئے۔(روزنامہ نوائے وقت، ۱۲ نومبر ۲۰۱۰)

قارئین کرام! یقیناً آپ کے ذہن میں آرہا ہوگا کہ خود کو مسلمان کہنے والے آخر کس طرح حج جیسے مقدس فریضے کی انجام دہی کیلئے جانے والوں کے ساتھ اس طرح کا ظلم روا رکھ سکتے ہیں تو اس کا جواب بھی سن لیں کہ بریلوی مذہب میں حج ساقط اور منسوخ ہے اور حج پر جانے والے حاجی پاگل اور بے وقوف ہیں (بریلوی فتوی تنویر الحجہ لمن یجوز التواء الحجہ) یہ فتوی آپ کو ہماری سائٹ پر مل سکتا ہے

اب خود سوچیں کہ کیا اس طرح کے شخص کو جو خود حج کو ساقط ملتوی مانتا ہو اور حاجیوں کو پاگل بے وقوف، کیا شرعی، قانونی، اخلاقی طور پر اس کو حاجیوں کا وزیر بنانا جائز ہے۔۔؟؟ اور اگر ایسا شخص وزیر بن ہی گیا تو پھر یقیناً اس نے یہی کچھ کرنا تھا۔۔آخر میں ہم امت اخبار کے ان سوالوں کو نقل کرتے ہیں جو حامد سعید کاظمی سے کیئے گئے تھے اور جن کے جوابات سے وہ آج تک عاجز ہیں:

Monthly **Ahl-e-Haq**

(۱) وزارت اور حکومت کی پالیسی کے برعکس زیادہ فاصلے پر اور کم گنجائش والی عمارت کرائے پر لینے کا ذمہ دار کون ہے اور ایسے افراد کے خلاف کاروائی کیوں نہیں ہوئی؟

(۲) پالیسی کے برعکس ایسی عمارتیں بھی لی گئیں جو پرانی ہے اور ایک ایسی عمارت بھی لی گئی جو ابھی زیر تعمیر ہے اسکا ذمہ دار کون ہے اور ان کے خلاف کوئی کاروائی کیوں نہیں کی گئی؟

(۳) جو عمارتیں کرائے پر لی گئی ہیں ان کا ایڈوانس کرایہ 30 سے 50 فیصد ادا کر دیا گیا ہے حالانکہ سابقہ روایت ۱۵ فیصد تھی جن عمارتوں کی منسوخی کی تجویز قائمہ کمیٹی نے دی ہے اگر ان عمارتوں کے مالکان سے معاہدہ منسوخ ہوگیا تو رقوم کی واپسی ممکن ہو سکے گی؟ اگر یہ رقوم واپس نہ ہو سکیں تو کیا غلط اور مہنگی عمارتیں لینے والوں کے خلاف کاروائی ہوگی اور کیا یہ رقم ان سے وصول کی جائے گی؟

(۴) قائمہ کمیٹی نے واضح طور پر کہا کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں بالترتیب 500 ریال سے 1100 ریال تک اور 50 سے 100 ریال تک فی حاجی کمیشن کھایا گیا 80,000 حاجیوں کا حساب لگایا جائے تو کمیشن کی رقم اربوں روپے بنتی ہے یہ کس نے وصول کی اور ذمہ داروں کا تعین کرنا کس کی ذمہ داری ہے؟

(۵) اراکین پارلیمنٹ گزشتہ کئی ماہ سے ڈائریکٹر جنرل حج راؤ شکیل احمد کو اس سارے کھیل اور کمیشن کا مرکزی کردار کہہ رہے ہیں آپ کی وزارت نے اس معاملے پر توجہ کیوں نہیں دی اور مالی کرپشن میں ملوث شخص کو انتہائی اہم ذمہ داری کیوں سونپی؟

(۶) مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں آپ کے دورے کے دوران فیض احمد نامی شخص مسلسل آپ کے ساتھ موجود رہا، رپورٹ کے مطابق وہ وہاں غیر قانونی طور پر مقیم رہا، آپ کا اس سے کیا تعلق ہے اور ڈائریکٹر جنرل حج نے پہلے اسے بلڈنگ سپروائزر مقرر کیا اور پھر برطرف کر دیا آپ کی وزارت میں یہ سب کچھ ہوا یہ شخص کون ہے؟ اس کی تقرری یا برطرفی کے معاملات سے اگر آپ آگاہ ہیں تو آپ نے اس بارے میں کیا انکوائری کی؟

(۷) قائمہ کمیٹی کے ارکان نے سفارش کی ہے کہ ڈائریکٹر جنرل حج کو فوری طور پر برطرف کر کے

Monthly **Ahl-e-Haq**

بدعنوانی کا مقدمہ چلا جائے اور حقائق جاننے کیلئے عدالتی کمیشن قائم کیا جائے۔ایک عالم دین اور وفاقی وزیر حج ہونے کے ناطے کیا حجاج کرام سے کمیشن لینے کے جرم میں آپ اراکین پارلیمنٹ کا مطالبہ تسلیم کریں گے؟

(۸) کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ڈائریکٹر جنرل حج راؤشکیل احمد پر نیب میں مالی بدعنوانی اور زمینوں کی ناجائز الاٹمنٹ کے مقدمات موجود ہیں اور ان کا نام ای سی ایل میں بھی شامل تھا، جو اس وقت نکلوایا گیا جب انھیں ڈی جی حج کی ذمہ داری لینے کیلئے جدہ روانہ ہونا تھا،انتہائی اہم مذہبی ذمہ داری والی پوسٹ پر ایسے شخص کی تعیناتی پر آپ کیوں خاموش رہے؟

(۹) اگر آپ قائمہ کمیٹی کی سفارشات کو نہیں مانتے اور حجاج کرام سے اربوں روپے کمیشن لینے کی عدالتی تحقیقات پر آمادہ نہیں ہوتے تو کیا حجاج کرام یہ سمجھنے میں حق بجانب نہیں ہونگے کہ دال میں کچھ کالا ہے اور آپ بھی راؤشکیل اور احمد فیض کے ساتھ شامل ہیں۔

متوجہ ہوں

☆ ادارے کا کسی مضمون نگار کے مضمون سے متفق ہونا ضروری نہیں۔

☆ مضمون بھیجنے والے حضرت اپنا مضمون ہر اسلامی ماہ کی بیس تاریخ تک ادارے کو مضمون بھیج دیں۔

☆ مضمون کا اردو ایج فائل (inPage File) میں ہونا ضروری ہے۔

☆ رد باطلہ اور مسلک اہلحق کی ترویج پر مشتمل مضامین کو ترجیحی بنیادوں پر شائع کیا جائے گا

اپنے مضامین مندرجہ ذیل ای میل آئی ڈیز پر بھیجیں

mahnama@ahlehaq.com

kalahazrat@gmail.com

(کی اصلاح) کے لئے میدان میں لایا گیا۔ (القرآن)

Daily UMMAT Karachi.

روزنامہ امت کراچی

ذی الحجہ/۱۴۳۱ھ ۱۰/نومبر ۲۰۱۰ء
قیمت ۱۰ روپے

الفرقان ٹریول کے متاثرین پریس کلب کے باہر احتجاج کر رہے ہیں

ساڑھے 5 کروڑ دینے کے باوجود عازمین حج سے محروم

فیصل کا گھیراؤ کر لیا۔ یقینی روانگی کے وعدے کئے جاتے رہے۔ مظاہرین۔ 123 درخواستوں پر آخری لمحات میں ویزا دینے سے انکار کر دیا گیا۔ مفتی اکمل کا دعویٰ

...کھنے والے 180 عازمین ...گی سے محروم کر دیے گئے ...تحت حج کرنے کے لئے

الفرقان ٹریول کے پاس اپنی درخواستیں جمع کرائی تھیں۔ الفرقان ٹریول نے صورت حال کا ذمہ دار وزارت حج کو قرار دیا ہے۔ متاثرین نے منگل کی شب کراچی پریس کلب پر پریس کانفرنس کیلئے آنے والے الفرقان ٹریول کے مالک کو پریس کلب کے باہر ہی

گھیر لیا اور اپنی رقم کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ بتایا گیا ہے کہ یہ کمپنی مفتی اکمل کے داماد الفرقان فیصل نامی شخص کی ہے۔ متاثرین نے الفرقان کو فیصل اور مفتی اکمل کے خلاف شدید نعرے بازی کی اور اپنے پاسپورٹس اور رقم فوری طور پر (باقی صفحہ 7 بقیہ نمبر 1)

...سے گفتگو کر رہے ہیں

بقیہ نمبر 1 | عازمین محروم

واپس کرنے کے مطالبات کئے۔ بعض متاثرین کا دعویٰ تھا کہ مفتی اکمل الفرقان ٹریول میں شرعی مشیر ہونے کے ساتھ ساتھ شراکت دار بھی ہیں اور صورتحال کی ذمہ داری ان پر بھی عائد ہوتی ہے۔ الفرقان ٹریول کے متاثرین کراچی پریس کلب پہنچے تو انہیں دیکھ کر کراچی کے کئی ایسے متاثرین بھی احتجاج میں شریک ہو گئے جو دیگر ٹریول ایجنٹوں کے ستائے ہوئے ہیں اور رقم کی ادائیگی کے باوجود سفر حج پر روانہ نہیں ہو سکے۔ الفرقان ٹریول کے مالک فیصل کئی روز سے ان کے رابطے میں نہیں تھے۔ کمپنی کی جانب سے حاجیوں کے لئے تیار کئے گئے سہولتی بیگ بھی پہلے ہی فراہم کئے جا چکے ہیں لیکن پاسپورٹس نہیں دیے جا رہے تھے اور اس ضمن میں ٹال مٹول کی جا رہی تھی۔ ہمیں کسی ذریعے سے معلوم ہوا کہ الفرقان ٹریول کے مالک کراچی پریس کلب آ رہے ہیں، جس میں وہ ہمارے ویزے نہ لگنے کا اعلان کریں گے۔ اسی وجہ سے ہم پہلے ہی یہاں پہنچ گئے اور فیصل کو پریس کانفرنس سے پہلے ہی پکڑ لیا۔ الفرقان ٹریول کے شرعی مشیر مفتی اکمل نے امت سے بات چیت کرتے ہوئے تسلیم کیا کہ 123 افراد نے الفرقان ٹریول کے ذریعے ہی اپنی درخواستیں جمع کرائی تھیں۔ انہوں نے بتایا کہ وزارت حج نے 100 عازمین کو ویزوں کے اجرا کی تحریری یقین دہانی کرائی تھی اور باقی 23 درخواستوں کے بارے میں بات چیت جاری تھی، ...وقت پر سب کو ویزے جاری کرنے سے انکار کر

کی حج پر روانگی یقینی ہے لہٰذا سفر کی تیاری کریں۔ ان کا کہنا تھا کہ مفتی اکمل معتبر شخصیت تصور کئے جاتے ہیں۔ اسی بنیاد پر ہم نے الفرقان پر بھروسہ کیا اور مختلف پیکیجز کی مد میں 2 سے 4 لاکھ روپے فی کس ادائیگی کر چکے ہیں۔ مفتی اکمل نے نمائندہ امت کو بتایا کہ تحریری یقین دہانی کے باوجود عین وقت پر سب عازمین کی درخواستیں بغیر وجہ بتائے رد کر دی گئیں۔ جو پاسپورٹ ہمیں واپس مل چکے ہیں وہ متعلقہ لوگوں کو بھیں واپس کئے جا رہے ہیں جبکہ باقی لوگوں کو جلد واپس کر دیے جائیں گے۔ متاثرین کو ادا کردہ رقم کا 50 فی صد بدھ کو پریس کلب میں آ کر دیں گے اور باقی عید کے بعد وزارت سے رقم ملنے کے بعد ادا کی جائے گی۔ ہم میڈیا کو وہ تمام دستاویزات فراہم کریں گے جو وزارت حج نے ہمیں دی تھیں۔ اس معاملے کی ذمہ دار الفرقان ٹریول نہیں وزارت حج ہے، جس نے تمام فیسیں اور دیگر اخراجات لینے کے باوجود ہمارے حاجیوں کو ویزے نہیں دلائے۔ اس معاملے میں ہم اپنے قانونی مشیروں سے مشاورت کریں گے۔ واضح رہے کہ گزشتہ کئی برس سے ہر سال سینکڑوں ایسے متاثرین حج سیزن کے آخری دنوں میں سامنے آتے ہیں۔ اس میں کبھی ذمہ دار وزارت حج ہوتی ہے تو کبھی پرائیویٹ حج آرگنائزرز۔ حکومت کے پاس ایسا کوئی طریقہ کار موجود نہیں جس کے تحت عازمین حج کو شفاف انداز میں فریضہ حج کی ادائیگی کا موقع فراہم کیا جا سکے۔

بقیہ نمبر 6

وزارت حج اور حکومت کی جانب سے پاکستان کے حاجیوں کے لیے اچھے اقدامات اور بالخصوص سستی رہائش کے بندوبست کی کوشش کرتی ہے لیکن اس سے کما حقہ فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔ ال ریاض کا سعودی وزارت حج کے حوالے سے کہنا ہے کہ ہر ممکن کوشش کی گئی ہے کہ کمپنیوں کی جانب سے رہائش سستی اور پر سہولت ہوں لیکن اگر اس ضمن میں کسی بھی ملک کے حاجیوں کو تکلیف ہوتی ہے تو اس فیکس نمبر (025 572 610) پر اپنی شکایت ارسال کریں، جس کا منٹوں میں جواب دیا جائے گا اور فوری طور پر کارروائی ہوگی۔ ادھر پاکستانی وزارت حج کی جانب سے دکھائی جانے والی "پھرتیوں" کے حوالے سے مکہ میں موجود حاجیوں کا کہنا ہے کہ ان کو مکہ میں حرم سے اتنے فاصلے پر رہائش دی گئی ہے جس کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ ان رہائش گاہوں کے حوالے سے بعض افراد کا کہنا ہے کہ ان کے خیال میں یہ رہائش گاہیں حرم مکی سے کم از کم ساڑھے تین سے چار کلومیٹر کے فاصلے پر موجود ہیں جہاں سے [illegible] لیں اور وہاں اذان سنتے ہی نماز کے لیے حرم مکی کی جانب نکل جائیں تب بھی نماز کے وقت تک نہیں پہنچ سکتے کیوں کہ یہاں ہر عمر اور بالخصوص بوڑھے حاجیوں کو پیدل چلنے میں انتہائی تکلیف کا سامنا ہے اور شٹل سروس بھی دستیاب نہیں ہے، جبکہ رہائش گاہوں میں اتنے لوگ بھر دئے گئے ہیں جو گنجائش سے زیادہ ہیں اور اسی باعث غسل اور وضو کے لئے مشکلات ہوتی ہیں، ہر کوئی چاہتا ہے کہ جلد از جلد بیت الخلا سے فارغ ہو کر وضو کرلے تاکہ نماز حرم میں ہی پڑھے۔ واضح رہے کہ سعودی ذرائع ابلاغ نے بھی یہ خبر دی ہے کہ سعودی شہزادے بندر بن خالد بن سلطان نے اپنے آفس سے ایک آفیشل خط میں کہا ہے کہ پاکستانی حاجیوں کو ہونے والی تکالیف کا سبب پاکستانی وزارت حج کی نااہلی و کرپشن ہے، جس کے حوالے سے یہ بات پہلے ہی سامنے آچکی ہے کہ وزارت حج کے آپریٹرز اور حکام حجاج کرام کی مشکلات میں اضافہ کرکے "کروڑوں" روپے کما رہے ہیں جب کہ اس ضمن میں رہائشی عمارات کی دستیابی اور سہولت کے بجائے وہ اپنے "کمیشن" کو مد نظر رکھتے ہیں۔

اس سے قبل سعودی عرب جانے والی قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے حج و مذہبی امور کی جانب سے کئے جانے والے دورے، سروے اور تفتیش میں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوچکی ہے کہ صرف حجاج کرام کی رہائشی عمارتیں حاصل کرنے کی مد میں ڈائریکٹر حج نے ایک ارب روپے کی بدعنوانی کی ہے، جبکہ ہر سال کی طرح امسال بھی ایسی رہائش گاہیں حاصل کی گئی ہیں، جو خود سعودی وزارت حج سے منظور شدہ نہیں اور ان کا کرایہ بھی معمول سے زیادہ ہے، حالاں کہ پاکستانی وزارت حج کو اس ضمن میں ایسی عمارتوں کی لسٹ پہلے ہی فراہم کی جاچکی تھی لیکن صرف "کمیشن" کے چکر میں حاجیوں کو کم تر سہولیات والی رہائش گاہیں فراہم کردی گئیں۔ جو حرم سے ساڑھے تین سے چار کلومیٹر کے فاصلے پر ہیں اور یہاں سے حجاج کرام کا پیدل حرم تک جانا اور آنا ایک مشکل مرحلہ ہے۔ واضح رہے کہ سعودی شہزادے پرنس بندر بن خالد بن عبدالعزیز کی جانب سے فراہم کی جانے والی اطلاعات میں کہا گیا ہے کہ پاکستانی وزارت حج نے حرم سے ساڑھے تین کلومیٹر دور جو رہائش گاہیں 3600 ریال کرائے پر حاصل کی ہیں، وہی عمارتیں 1500 ریال میں فراہم ہوسکتی تھیں۔ سعودی شہزادے کا استدلال ہے کہ ان کی کمپنی نے اس ضمن میں ان ہی رہائش گاہوں کو کم تر کرائے میں فراہم کرنے کی پیشکش کی تھی لیکن پاکستانی وزارت حج نے ان پیش کشوں کو رد کردیا اور مہنگے ریٹس پر دور دراز رہائش گاہیں حاصل کرکے حجاج کرام کو سہولت بہم پہنچانے کے بجائے ان کی مشکلات میں اضافہ کردیا۔ سعودی عرب میں گزشتہ تیس برسوں سے مقیم اور عربی، اردو، انگریزی، فارسی، بربری و فارسی زبانوں پر مکمل عبور رکھنے والے معلم حج اور عالم دین مولانا عبدالصمد کا کہنا ہے کہ وہ کئی ممالک کے حجاج کرام کے لیے معلم کے فرائض انجام دیتے رہے ہیں لیکن ان کا پاکستانی وزارت حج کے ساتھ تجربہ بڑا افسوس ناک ہے گو کہ وہ اس ضمن میں کوئی بات کہنا نہیں چاہتے تھے لیکن پاکستانی حجاج کرام کی مشکلات اور دہائیوں کو دیکھ کر بتانا چاہتے ہیں کہ وہ اب کئی برسوں سے پاکستانی وزارت حج کے ساتھ کام کرنا ہی نہیں چاہتے کیوں کہ یہ دنیا بھر کی واحد وزارت ہے جو ہر مرحلے پر "کمیشن" مانگتی ہے۔ بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والے مولانا عبدالصمد کا کہنا ہے ان کو پاکستانی حجاج کرام نے بتایا ہے اور بعض مراحل پر انہوں نے خود اس بات کا تجربہ کیا ہے کہ وہ ایئر لائن کا کرایہ ہو، رہائش حرم کی مد میں لی جانے والی رقم ہو، قربانی کے جانور کی قیمت، منیٰ میں کھانے اور ٹرانسپورٹ کی مد میں لی جانے والی رقم سمیت ہر مرحلے پر پاکستانی سفارت خانے اور وزارت حج کے حکام زائد رقم وصولتے ہیں جس کے باعث دن بدن پاکستان میں حج مہنگا ہوتا جارہا ہے۔ مولانا عبد

پر یہ بات موجود ہے کہ وہ منیٰ میں صرف شکل دکھانے کے لیے آتے ہیں اور ان کی رکھائی اور لاعلمی مشہور ہوتی ہے جبکہ یہ بات بھی تجربے میں آچکی ہے کہ پاکستانی وزارت حج کی جانب سے مقرر کئے جانے والے بیشتر معلم حضرات پہلی بار معلم بنے ہوتے ہیں، جن کو حرم کے اطراف کے علاقے تک ازبر نہیں ہوتے اور اس کے باوجود اس سال پاکستانی معلمین حج کی خدمات کی فیس مزید بڑھا کر 40,000 سے زیادہ کردی گئی ہے۔

...کستانیوں کو سستی رہائش فراہم کرنے کی سعودی کوشش ناکام

...سعودی حکومت ہر برس حجاج کو سستی رہائش اور دیگر سہولیات فراہم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ مگر پاکستانی وزارت حج عازمین کی مشکلات بڑھا دیتی ہے۔ سعودی ذرائع ابلاغ

صفی علی اعظمی

وزارت حج کی کرپشن اور بے حسی کی ایک اور تازہ مثال اس وقت سامنے آئی جب اس معاملے پر ...ڑھے حاجیوں کی دہائی کو سن کر سعودی باشندے اور ... بھی چیخ

کرنے والے سینکڑوں پاکستانی حاجی شدید تکالیف کا شکار ہیں جنہیں دیکھ کر سعودی حکام اور شہزادوں کی آنکھیں بھی بھر آئی ہیں۔ جبکہ دوسری جانب سعودی عرب میں موجود ملکی اور غیر ملکی صحافیوں نے پاکستانی حاجیوں کو لاحق تکالیف اور خصوصاً بوڑھے حاجیوں کی شدید مشکلات، موسم کی سختی اور حرم کی

ضمن میں پاکستانی وزیر مذہبی امور کی نااہلی اور ان کی وزارت کے کرپٹ اور بے رحم افسروں کی بداعمالیوں کو اجاگر کرتے ہوئے ایک آفیشل خط میں چیف جسٹس آف پاکستان کو ساری "کہانی" سناتے ہوئے اس ضمن میں اپیل کی ہے کہ وہ اس حوالے سے کی جانے والی کرپشن کی تحقیقات کریں اور ذمہ داروں کے خلاف قرار واقعی کارروائی کریں۔ اس درخواست پر فوری طور پر ایکشن لیتے ہوئے چیف جسٹس نے وزارت حج سے پندرہ دنوں کے اندر جواب طلب کر لیا ہے۔ مکہ میں اس وقت بھی موجود ہزاروں پاکستانی حاجیوں نے شکایت کی ہے کہ ان کی رہائشی سہولیات کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور ایک ایک رہائشی بلڈنگ میں جہاں دو سو افراد کی رہائش کا بندوبست کیا جاتا ہے وہاں پاکستانی وزارت حج کی "مہربانیوں" سے تین سو سے زائد اور جس عمارت کو دو ہزار حجاج کرام کی رہائش کے لیے کافی قرار دیا گیا وہاں تین ہزار سے زائد حجاج کرام کو ٹھہرایا گیا ہے۔ یاد رہے کہ سعودی حکام اور بالخصوص وزارت حج کی جانب سے ہر ملک اور بالخصوص پاکستانی حجاج کرام کے لیے ہر ممکن سہولت فراہم کرنے اور ہر قسم کی شکایات کو ختم کرنے کے لیے خصوصی اقدامات کرتی ہے لیکن ان اقدامات کو بے ثمر بنانے والے پاکستانی وزارت حج کے کرپٹ اہلکار سعودی عرب

...ے۔ سعودی شہزادے نے پاکستانی وزارت حج کے بدعنوان ...ان کی شکایت پاکستانی چیف جسٹس سے ایک خط کے ذریعے کی ...اور کہا ہے کہ لوگوں کو انصاف دیا جائے کیونکہ دیار حرم میں اللہ تعالیٰ ...مہمان بن کر اور اپنی زندگی بھر کی جمع پونجی حکومت پاکستان کو ادا

سے تین اور ساڑھے تین کلو میٹر کی دوری پر رہائش فراہم کرنے پر انتہائی افسوس و دکھ کا اظہار کرتے ہوئے پاکستانی وزارت حج کی کرپشن کا رونا رویا ہے۔ جبکہ معروف سعودی شہزادے بندر بن خالد بن سلطان بن عبدالعزیز نے ایک قدم اور آگے بڑھاتے ہوئے اس

کی حکومت اور وزارت حج کی جانب سے کئے جانے والے اقدامات کے اچھے ثمرات کو پاکستانی حجاج کرام تک پہنچنے ہی نہیں دیتے۔ اس ضمن میں سعودی روزنامے "الریاض" نے تین اکتوبر کی تازہ ترین اشاعت میں یاد دلایا ہے کہ سعودی

(باقی صفحہ 5 نمبر 6)

سعودی شہزادے کی تحریری پیش کش نہیں ملی تھی

دو افراد نے شہزادے کے مترجم کی حیثیت سے عمارتیں کرائے پر دلانے کی بات کی تھی۔ آغا سرور رضا

پہلے خط کی اصلیت کے بارے میں تصدیق کی جائے۔ حامد سعید کاظمی کا پارلیمنٹ میں موقف

حمزہ حسن

اس سال پاکستان سے حج پر جانے والے افراد کی بڑی تعداد مکہ معظمہ پہنچ کر ان مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا کرنے پر مجبور ہے جو انہیں وزارت حج کے ناقص انتظامات اور مالی بدعنوانیوں کی بنا پر بھگتنا پڑ رہے ہیں۔ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی قائمہ کمیٹیاں، سابق وزرائے مذہبی امور اور ان معاملات سے متعلق شخصیات اس سال وزارت حج کو مالی کرپشن کی بنیاد پر مسلسل ہدف تنقید بنا رہے تھے لیکن سینہ طور پر سعودی شہزادے کے خط نے ڈھول کا پول ایک بار پھر کھول دیا ہے۔ گزشتہ برسوں میں وزارت حج پر بدانتظامی اور نااہلی کے الزامات لگتے رہے ہیں لیکن مالی بدعنوانی کے الزامات کبھی اس طریقے سے عائد نہیں کیے گئے جیسا اس سال ہوا ہے اور یہ سلسلہ

نیا ایک اہمیت اختیار کر گیا جب سپریم کورٹ آف پاکستان نے سیکریٹری وزارت مذہبی امور کو نوٹس جاری کیا جس میں کہا گیا ہے کہ سپریم کورٹ کو سعودی شہزادے بندر بن خالد بن سلطان کی طرف سے خط لکھا گیا ہے کہ انہوں نے ہمارے حج مشن کو حرم شریف کے قریب تین کلو میٹر کے اندر 2500 ریال فی حاجی کے حساب سے رہائش گاہیں فراہم کرنے کی پیشکش کی تھی جسے مسترد کر دیا گیا اور حج مشن نے حرم شریف

سے بارہ تیرہ کلو میٹر دور عزیزیہ کے مقام پر 3500 ریال سے لے کر 3600 ریال فی حاجی تک رہائش گاہیں کرایے پر حاصل کیں۔ سپریم کورٹ نے سیکریٹری آغا سرور رضا سے اس بارے میں ایک ہفتے کے اندر اپنا موقف پیش کرنے کے لیے کہا ہے۔ سعودی شہزادے کا خط جعلی ہے یا اصلی اور کیا اس میں عائد کیے گئے الزامات درست ہیں۔ اس بارے میں معاملے کے اہم فریق وفاقی سیکریٹری مذہبی امور آغا سرور رضا جو رہائش گاہوں کے معاملات کی نگرانی کر رہے تھے، انہوں نے "امت" سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اس خط کی اصلیت پر سخت شکوک ہیں ہم اس خط کی وزارت خارجہ کی وساطت سے تصدیق کرائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر سعودی شہزادے نے خط لکھنا ہوتا تو وہ سعودی عرب میں ہمارے سفارت خانے یا وزارت خارجہ کی وساطت

THE DAILY JANG KARACHI
روزنامہ جنگ کراچی
بانی ...... میر خلیل الرحمٰن
قیمت 10/روپے
جلد 74 جمعرات 26 ذیقعدہ 1431ھ 4 نومبر 2010ء نمبر 305

حج انتظامات میں گھپلے، سعودی شہزادے کے خط پر چیف جسٹس کا ازخود نوٹس

وزارت مذہبی امور سے جواب طلب، پاکستانی حکام نے مہنگے داموں والی رہائشگاہیں حاصل کیں، سعودی شہزادے کا خط

اسلام آباد (نمائندہ جنگ) سعودی عرب میں حج انتظامات کے سلسلے میں بڑے پیمانے پر گھپلوں کا انکشاف ہوا ہے، یہ انکشاف سعودی شہزادے کی جانب سے چیف جسٹس آف پاکستان اور وزارت مذہبی امور کو لکھے گئے خطوط میں کیا ہے۔ چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری نے مذکورہ خط پر ازخود نوٹس لیتے ہوئے سیکرٹری مذہبی امور سے جواب طلب کرلیا ہے۔ سپریم کورٹ کے رجسٹرار ڈاکٹر فقیر حسین نے سعودی شہزادے کے خط پر سوموٹو لینے کی تصدیق کردی ہے۔ جس کے بعد وزارت مذہبی امور نے عدالت میں اپنا جواب جمع کرادیا ہے جس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ خط کے مندرجات حقائق کے منافی ہیں اور اس کے اصلی یا جعلی ہونے کے حوالے سے تصدیق کیلئے اسے سعودی وزارت خارجہ کو بھجوادیا گیا ہے۔ سعودی شہزادے نے چیف جسٹس کے نام خط میں یہ موقف اپنایا ہے کہ

باقی صفحہ 10 نمبر 54

حج آپریشن 2009ء میں بھی کرپشن، حکومت نے تحقیقات نہیں کرائی

رہائشگاہوں کی خریداری میں کرپشن کی واضح علامات پائیں، جو اربوں روپے تک پہنچی ہوئی تھیں

اسلام آباد (رپورٹ/انصار عباسی) اس کے باوجود کہ حکومت نے سعودی شہزادے کی جانب سے حج آپریشن 2010ء میں کرپشن کے حوالے سے لکھے گئے خط پر اس کے اصلی ہونے پر شبہات کا اظہار کیا ہے تاہم گزشتہ سال 2009ء حج آپریشن میں کئے جانے والے کئی ارب روپے کے کرپشن اسکینڈل پر اب تک دھیان نہیں دیا گیا اور نہ ہی اس کی تحقیقات کی گئی۔ ایک سرکاری رپورٹ میں

باقی صفحہ 10 نمبر 49

دفتر خارجہ نے خط کے اصلی یا جعلی حوالے سے کچھ نہیں کہا

اسلام آباد (صالح ظافر) دفتر خارجہ نے سعودی شہزادے بندر بن خالد کی جانب سے مکہ میں حاجیوں کی رہائش کے انتخاب میں بھرپور کرپشن کا نوٹس لینے کیلئے

باقی صفحہ 10 نمبر 50

---

49 بقیہ — حج آپریشن 2009ء

[illegible]

---

50 بقیہ — دفتر خارجہ / کچھ نہیں کہا

چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کو لکھے گئے خط کے حوالے سے سپریم کورٹ کے استفسار کا جواب دے دیا ہے۔ دفتر خارجہ کا موقف ہے کہ اس ضمن میں وزارت برائے مذہبی امور سے وضاحت طلب کی جائے کیونکہ حج معاملات دفتر خارجہ کے دائرہ کار میں نہیں آتے۔ دفتر خارجہ نے اعلیٰ عدلیہ کو دیئے گئے جواب میں شہزادے کے خط کے اصل یا جعلی ہونے کی کوئی بات نہیں کی۔ دفتر خارجہ کی جانب سے اعلیٰ عدلیہ کو جواب گزشتہ ہفتے جمع کرایا گیا تھا، جبکہ وزارت مذہبی امور نے اس خط کو جعلی قرار دیا ہے کیونکہ اس میں ایک غیر ملکی کی جانب سے براہ راست چیف جسٹس کو مخاطب کیا گیا ہے اور اسے پروٹوکول کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ پاکستان میں تعینات سعودی سفیر عبدالعزیز بن ابراہیم صالح الغدیر نے اس حوالے سے بات کرنے سے اجتناب کیا اور کسی بھی قسم کے رابطے سے لاعلمی کا اظہار کیا۔ قابل اعتبار ذرائع نے جنگ کو بتایا کہ اس سلسلے میں دفتر خارجہ آج سعودی سفارتخانے سے رابطہ کرے گا اور سعودی عرب میں تعینات پاکستانی سفیر عمر خان علی شیرزئی سے کہا گیا ہے کہ سعودی عرب میں شاہی کورٹ سے رابطہ کرکے خط کے اصلیت کی تصدیق کی جائے کیونکہ سپریم کورٹ نے خط کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کرنے کا کہا ہے کیونکہ وزارت مذہبی امور اس خط کو جعلی قرار دے چکی ہے۔ یہ تصدیق ہو چکی ہے کہ شہزادہ بندر بن خالد شاہی خاندان کے قابل احترام رکن ہیں اور ان کا سعودی عرب میں ذاتی کاروبار ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ وزارت مذہبی امور کا یہ موقف کہ ایک غیر ملکی نے براہ راست خط لکھ کر پروٹوکول کی خلاف ورزی کی ہے بالکل بے بنیاد ہے۔ کیونکہ کوئی بھی پاکستان کی اعلیٰ عدالت کو عوام کے مفاد کے کسی بھی نقصان کے حوالے سے مطلع کرسکتا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ اگر یہ معلومات درست ثابت ہوتی ہے تو انہیں شکر گزار ہونا چاہئے اور قواعد و ضوابط کو نظر انداز کردیا جائے۔

---

54 بقیہ — حج انتظامات / ازخود نوٹس

پاکستانی حکام نے سعودی عرب میں مہنگے داموں رہائشگاہوں کو کرائے پر حاصل کرکے پاکستانی حجاج کرام کے ساتھ زیادتی کی ہے۔ انہیں پیشکش کی گئی تھی کہ حرم کے نزدیک عازمین حج کو رہائشگاہیں دینے کی پیشکش کی گئی جو کہ حرم کے 2 کلومیٹر کے اندر واقع ہے۔ 35 ہزار عازمین حج کیلئے 3350 ریال کے حساب سے رہائشگاہوں کی پیشکش کی گئی تاہم پاکستانی حکام نے انہیں اس پیشکش کو مسترد کرتے ہوئے یہ موقف اختیار کرلیا کہ ان کو حرم سے ساڑھے تین کلومیٹر کی مسافت پر رہائشگاہیں درکار ہیں جبکہ بعد ازاں پاکستانی حکام نے حرم سے ساڑھے تین کلومیٹر سے بھی زیادہ مسافت پر رہائشگاہ حاصل کیں۔ اس جگہ کا مارکیٹ کا کرایہ 1500 ریال ہے لیکن پاکستانی حکام نے اسی جگہ کو 3600 ریال پر حاصل کیا۔ سعودی شہزادے نے خط میں بتایا ہے کہ وزارت مذہبی امور نے انکی پیشکش اس بناء پر بھی مسترد کردی کہ وزارت مذہبی امور 2500 ریال تک کرائے پر رہائشگاہیں حاصل کرنا چاہتی ہے تاہم بعد میں ساڑھے تین کلومیٹر کے فاصلے پر 3400 سے 3600 ریال کرائے پر رہائشگاہیں حاصل کیں اور اس طرح دور رہائشگاہیں حاصل کرکے عازمین حج پر اضافی بوجھ ڈال دیا گیا۔ چیف جسٹس پاکستان عازمین حج کیلئے عمارتوں کو کرائے پر حاصل کرنے میں کرپشن کیخلاف ایکشن لیں تاکہ مناسک حج جیسے مقدس فریضے کو ادا کرنے والے پاکستانیوں کو انصاف فراہم کیا جائے۔ سعودی شہزادے نے کہا کہ وہ اس کرپشن کے حوالے سے عدالت کو ٹھوس ثبوت بھی فراہم کرنے کو تیار ہیں۔ سپریم کورٹ نے اس مکتوب پر ازخود نوٹس لیتے ہوئے وزارت مذہبی امور سے 15 دن میں جواب طلب کرلیا ہے۔ رجسٹرار سپریم کورٹ ڈاکٹر فقیر حسین نے جنگ سے گفتگو کرتے ہوئے اس بات کی تصدیق کی کہ سعودی شہزادے کے خط پر سیکرٹری وزارت مذہبی امور سے جواب طلب کئے گئے ہیں۔ وزارت مذہبی امور نے اپنے جواب میں سعودی شہزادہ کے خط کے مندرجات کو حقائق کے منافی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ وزارت مذہبی امور نے اس خط کی صحت کی تصدیق کے لئے وزارت خارجہ کے توسط سے سعودی وزارت خارجہ کو خط لکھ دیا ہے جس کے جواب سے طے ہوگا کہ خط اصلی ہے یا جعلی۔

شہزادے کا چیف جسٹس کو خط اصلی ہے، پاکستانی سفیر کی تصدیق

شتگاہوں کی منظوری وفاقی سیکریٹری اوران کی ٹیم نے دی، اسی وزارت کے حکام معاملے کی تحقیقات کررہے ہیں

صالح ظافر) سعودی شہزادے بندر بن
السعود کی جانب سے پاکستانی حاجیوں کو
گاہوں کی فراہمی کے حوالے سے چیف
ہدری کو لکھے گئے خط کی صداقت ثابت
ی عرب میں تعینات پاکستانی سفیر عمر خان
ر کے ذریعے آگاہ کردیا ہے۔ سعودی دفتر
سے خط کی تصدیق کا جائزہ لیا جارہا ہے اور
، اس ضمن میں سعودی عرب کے شاہی

باقی صفحہ 10 نمبر 34

مکہ مکرمہ: عازمین حج مشکلات کا شکار،

انچارج خدام الحجاج کا رویہ نامناسب ہے

مکہ مکرمہ (شاہد نعیم) مناسب حج کی تاریخ جوں جوں قریب آرہی ہے دنیا بھر سے حجاج کی آمد کا سلسلہ عروج پر ہے۔ اب تک 150,000 پاکستانی عازمین حج مکہ مکرمہ پہنچ چکے ہیں۔ بیشتر پاکستانی عازمین حج اپنی رہائش حرم شریف سے چار کلومیٹر کے فاصلے پر عزیزیہ، نزہہ کے علاقوں میں ملنے پر سراپا احتجاج بنے ہوئے ہیں،

باقی صفحہ 10 نمبر 32

ڈا

خ

بانی

یونا

امر

بقیہ 32 مکہ مکرمہ/رویہ نامناسب ہے

مکہ مکرمہ میں موجود جنگ کے ایک سروے کے مطابق حج فلائٹ کی آمد سے قبل جو عمارتیں حجاج کیلئے حاصل کی گئی تھیں وہ غیر معیاری اور خستہ حال عمارتیں ہیں جبکہ قومی اسمبلی میں قائمہ کمیٹی کی رپورٹ کے بعد لی گئی درجنوں عمارتیں حرم شریف کی توسیع کے باعث حرم سے فاصلے پر ستے کرائے پر حاصل کی گئی۔

ہیں اور حجاج کو بقیہ کرائے 3000 ریال سے زائد واپس لوٹا دینے کے باوجود حجاج مسلسل سراپا احتجاج بنے ہوئے ہیں۔

34 پاکستانی سفیر کی تصدیق

کول چیف علاء دین العسکری سے رابطہ کیا۔
ئع نے 'جنگ' کو بتایا کہ سفیر نے جدہ میں
قونصل جنرل عبدالسالک کی جانب سے
ت سفارت خانے کو ملنے والی معلومات کے
صلی ہونے کی تصدیق کردی کہ وہ خط شاہی
شہزادے ہی نے لکھا ہے۔ یہ خط گذشتہ ماہ
ے میں چیف جسٹس کو بھیجا گیا تھا جس کے
فتخار محمد چوہدری نے وزارت مذہبی امور کو حکم
روز میں عدالت کو اس معاملے کی تفصیلات
۔ یہ احکامات 3 نومبر کو جاری کیے گئے تھے بعد
تر خارجہ کو بھیج دیا گیا۔ سفارتی ذرائع نے
لہ وفاقی سیکریٹری اس ٹیم کا حصہ تھے جس نے

DAILY
NAWA-I-WAQT
KARACHI

روزنامہ
نوائے وقت
بانی حمید نظامی مرحوم
ایڈیٹر مجید نظامی
کراچی

کراچی، لاہور، راولپنڈی/اسلام آباد اور ملتان سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

جلد 32
جمعۃ المبارک 5 ذوالحجہ 1431ھ 12 نومبر 2010ء 27 کاتک 2067 ب
فون نمبر 26-35843720، فیکس نمبر 35854325 قیمت 10 روپے
صفحات 12
رجسٹرڈ ایس ایس نمبر 24
شمارہ 36

وزارت مذہبی امور میں گھپلے

حکومت سخت نوٹس لے

وزارت مذہبی امور نے سعودی عرب کی جانب سے مفت ملنے والے 4500 حج فارم کروڑوں روپے میں بیچ کھائے، بتایا گیا ہے کہ سعودی عرب کے دیئے گئے یہ فارم وزارت مذہبی امور نے 20 ہزار روپے سے 80 ہزار روپے میں ٹور آپریٹرز کو فروخت کر دیئے، ٹور آپریٹر نے خصوصی ٹور کا تاثر دے کر تین لاکھ فی فارم فروخت کیا۔ سعودی سفارتخانے نے علم ہونے پر تمام ویزے منسوخ کر دیئے جس پر متاثرین ٹور آپریٹرز کے ساتھ دست گریبان ہیں۔

کرپشن اور کمیشن کے حوالے سے ہر روز ایک نیا سکینڈل سامنے آ جاتا ہے، ملک میں کرپشن کلچر میں فروغ کے باوجود عام آدمی اس خوش فہمی میں مبتلا ہے کہ کم از کم وہ لوگ ضرور باصفا پاک باز اور دیانت دار ہونگے جن کے ہاتھ میں مذہبی امور ہیں لیکن مذہبی امور کی وزارت میں جس طرح کے گھپلے بدعنوانیاں اور بے ایمانیاں سامنے آ رہی ہیں، اس سے اہل وطن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ نہ جانے یہ ذمہ دار کس مٹی کے بنے ہیں جن کو اپنی عاقبت کی پرواہ ہے نہ ملک وقوم کے وقار کا خیال اور نہ ہی پاکستان سعودی عرب تعلقات بگڑنے اور اسکے مضمرات کا احساس، رواں ماہ کے شروع میں سعودی شہزادے نے چیف جسٹس کو خط کے ذریعے نشاندہی کی تھی کہ سعودی عرب نے پاکستانی حجاج کیلئے حرم پاک کے قریب سستی رہائش گاہوں کا اہتمام کیا تھا لیکن پاکستانی حکام نے حرم پاک سے دور مہنگی رہائش گاہیں حاصل کرنے کو ترجیح دی۔ وزارت نے اس خط کی صداقت پر شک کیا جس کی گزشتہ روز تصدیق ہو گئی۔ وفاقی سیکرٹری

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC CERTIFIED پاکستان کے ہر روزنامہ سے زیادہ

THE DAILY JANG RAWALPINDI

روزنامہ جنگ راولپنڈی

رجسٹرڈ نمبر NPR-002

فون 5962449-5962444 فیکس 5962277

KHYBER PAKHTUNKHWA SUNDAY NOVEMBER 21, 2010

بانی...... میر خلیل الرحمٰن

صفحات 40 قیمت 13 روپے

جلد 52 | اتوار 14 ذوالحج 1431ھ 21 نومبر 2010ء 7 مگھر 2067ب | نمبر 320

پاکستان کی 63 سالہ تاریخ میں سعودی عرب پر پہلی بار الزامات

حاجیوں کو مشکلات کا سامنا ماضی میں بھی کرنا پڑا تھا، وفاقی وزیر کا بیان غیر ذمہ دارانہ ہے۔ سفارتی ذرائع

اسلام آباد (مظہر طفیل) سعودی عرب میں امسال دوران ادائیگی حج پاکستانی حاجیوں کو درپیش مشکلات کے حوالے سے وفاقی وزیر مذہبی امور حامد سعید کاظمی کی طرف

باقی صفحہ 6 نمبر 23

بقیہ سعودی عرب پر الزامات 23

سے ازالہ لینے کی دھمکی کے پیش نظر برادر ملک کے ساتھ تعلقات کے لئے حکومت سنجیدہ دکھائی نہیں دے رہی۔ ذرائع کے مطابق سعودی عرب نے ہر مشکل وقت میں پاکستان کی بھرپور مدد کی ہے۔ حالانکہ پاکستانی حاجیوں کو فریضہ حج کی ادائیگی کے دوران ماضی میں بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے لیکن وزیر مذہبی امور نے ملکی تاریخ کے 63 برسوں کے دوران برادر ملک سعودی عرب پر الزامات عائد کر کے موجودہ حکومت کی طرف سے سبقت لے لی ہے۔ ذرائع نے نام ظاہر نہ کرنے کی درخواست کرتے ہوئے مزید کہا کہ وفاقی وزیر جنہیں وزیراعظم یوسف رضا گیلانی کا منظور نظر خیال کیا جاتا ہے نے پہلے تو حج انتظامات میں بے قاعدگیوں کا الزام بیوروکریسی پر عائد کیا۔ یہ حقیقت ہے کہ وزارت مذہبی امور پر کسی بھی اہم پوزیشن پر کسی بھی افسر کو متعلقہ وزیر کی مشاورت کے بغیر تعینات نہیں کیا جاتا۔ جیسا کہ بیوروکریسی بھی سعودی عرب میں پاکستانی حاجیوں کو درپیش مشکلات کی ذمہ دار ہے۔ وہاں پاکستان کی سیاسی قیادت بھی خراب صورتحال کی برابر کی ذمہ دار ہے۔ پاکستان کو جب بھی مشکل صورتحال کا سامنا کرنا پڑا سعودی عرب نے سب سے زیادہ مدد کی۔ حالیہ تباہ کن سیلاب کے بعد امریکا کے علاوہ سعودی عرب وہ واحد ملک ہے جو ابھی تک متاثرین کیلئے مدد فراہم کر رہا ہے۔ وزیر مذہبی امور کی طرف سے سعودی عرب سے نقصانات کا ازالہ لینے کی بات پر انتہائی افسوس اور حیرانی کا اظہار کرتے ہوئے سفارتی ذرائع نے کہا کہ وزیر موصوف کا بیان انتہائی افسوسناک اور غیر ذمہ دارانہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے دونوں ملکوں کے برادرانہ تعلقات کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کسی پاکستانی وزیر کا سعودی عرب کے خلاف بیان دیکھا ہے۔ حامد سعید کاظمی کے اس بیان سے دونوں ملکوں کے تعلقات مستقبل قریب میں خراب ہو سکتے ہیں انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ یہ دوطرفہ اور بین الاقوامی سطح پر پاکستان کے مفاد کے منافی ہوگا۔ ایک اور باخبر ذرائع کے مطابق حامد سعید کاظمی سعودی حکام سے اسلئے ناراض ہیں کیونکہ جب وہ قریبی رشتہ داروں کے ہمراہ حج کی ادائیگی کیلئے جدہ پہنچے تو انہیں مناسب پروٹوکول نہیں دیا گیا۔ ذرائع نے بتایا کہ سعودی حکام اس لئے حامد